جتنا زیادہ گزرے گا اسی قدر ان کی آب و تاب زیادہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ علم و دین کے اس مخلص و بے نفس خادم کو مغفرت و رحمت کی بخششوں سے نوازے اور جو دنیا میں سب سے بے گانہ رہا۔ آخرت میں رحمت پروردگار کی آغوش اس کو اپنے ساتھ یگانگت کا شرف و مجد عطا فرمائے۔ آمین

جمعیۃ علماء ہند کا سالانہ جلسہ جو ابھی گذشتہ ماہ میں سورت میں ہوا تھا اس اعتبار سے بہت اہم تھا کہ یہ جلسہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب کہ ایک طرف ملک میں دوسرے الکشن کی تیاریاں ہو رہی ہیں اور دوسری طرف گزشتہ ایجی ٹیشن اور اس کے اثرات ما بعد کی وجہ سے مسلمان ایک اضطراب ذہنی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ آزادی کے بعد سے اب تک جمعیۃ کی بڑی توجہ مسلمانوں کے دینی معاملات کے علاوہ اس پر رہی ہے کہ وہ مسلمانوں میں خود اعتمادی اور بھروسہ پیدا کرے اور اس راہ میں جو رکاوٹیں ہیں ان کو دور کرے۔ اس سلسلہ میں اب تک جمعیۃ نے جو کچھ کیا ہے وہ ایک جماعت کے فخر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس کا صحیح اندازہ اس وقت ہو سکتا ہے جب کہ آج سے آٹھ برس پہلے کی عام حالت کا مقابلہ آج کی حالت سے کیا جائے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اب جمعیۃ نے مسلمانوں کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے انتہائی ضروری اور تعمیری کام کی طرف بھی توجہ کی ہے اور اس سلسلہ میں ایک تجویز میں اس اسکیم کو بروئے کار لانے کا خاکہ پیش کیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ مذہب کی پابندی۔ اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ سیرت ان سب چیزوں کا اقتصادی حالت کی خوش گواری کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاد الفقر یکون کفراً فرما کر اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ لیکن ہم لوگوں کا جو نظام فکر قائم ہو گیا ہے اور جس میں ہم صدیوں سے مبتلا ہیں اس میں علماء کے لئے اقتصادیات کی کوئی بات کرنی بھی گناہ تھی اور اس کو صرف دنیا والوں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جمعیۃ نے یہ اہم تجویز پاس کر کے اسلام کی۔ مسلمانوں کی اور خود اس ملک کی بڑی اہم اور عظیم الشان خدمت انجام دی ہے۔ یہ نہایت ضروری اور بنیادی کام ہے اور ایک ہمہ گیر اور آل انڈیا پروگرام کی حیثیت سے صرف جمعیۃ ہی اسے انجام دے سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ماہرین اقتصادیات و معاشیات کے مشورہ سے ایک باقاعدہ پنج سالہ یا دو سالہ پلان کی حیثیت سے اس کام کو انجام دیا جائے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند